سوال

(109) نصرانیوں کا گمراہ کن پروپیگنڈہ اوراس کا جواب

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نصرانیوں کا اللہ تعالیٰ کے بارے میں گمراہ کن پروپیگنڈہ کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نصرانیوں کا گمراہ کن پروپیگنڈہ اوراس کا جواب:

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا کر دشمنوں کی سازش سے محفوظ فرما دیا تو عیسائی علماء رومن کیتھولک سٹیٹ کی سختیوں کا شکار ہوگئے۔ نتیجتاً ان کی بڑی تعداد روپوش ہوگئی اور جو ہاتھ لگے وہ قتل ہوگئے، انجام کار عیسائیوں میں جہالت عام ہوگئی، حتیٰ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل شدہ انجیل بھی گم ہوگئی۔ اس کے بعد علماء نصاریٰ نے از خود اناجیل تالیف کیں اور ہر مولف نے انجیل پر اپنا نام لکھا جو کہ دوسری انجیلوں سے مختلف ہوتی تھی۔ اس طرح عیسائیوں کے ہاں متعدد اناجیل تصنیف ہوگئیں، مثلاً، انجیل متی، انجیل یوحنا، انجیل مرقس، انجیل لوقا، انجیل برناباس۔ اس طرح تالیف ہوتے ہوتے اناجیل کی تعداد ستر سے زیادہ ہوگئی۔ اس کے بعد ایک عیسائی کنونشن میں چار انجیلوں کو قابل اعتماد قرار دیا گیا، باقی سب کو جلا دیا گیا اور انہوں نے یہ عقیدہ اختیار کر لیا کہ تین خداؤں میں سے ایک خدا اللہ تعالیٰ ہے اور حضرت عیسیٰ اللہ کا بیٹا ہے۔ (اللہ تعالیٰ ان کی ایسی تمام ہفوات سے بری اور بزرگ وبالا ہے) ایک وقت گزرنے کے بعد عیسائی کہنے لگے کہ بلاشبہ اللہ تو ایک ہی ہے اور اس کے ساتھ ہی وہ اپنے عقیدے کی ایسی ایسی تفسیریں کرنے لگے جسے عقل کسی طرح قبول نہیں کر سکتی۔ ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ تو ایک ہی ہے مگر وہ بیک وقت تین ہستیوں میں سمویا ہوا ہے۔

علامہ البوصیری نے اپنے قیصدے میں عیسائیوں کی کیا خوب خبر لی ہے:

''انہوں نے تین خداؤں کو ایک بنا ڈالا، اگر وہ ہدایت یافتہ ہوتے تو زیادہ کو تھوڑا تو نہ بناتے۔''

عیسائیوں کا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ (عیسیٰ علیہ السلام) تو سولی پر چڑھ کر مر گیا جب کہ وہ یہ اعتقاد بھی رکھتے ہیں کہ فرشتوں کو موت نہیں آتی، اور یہ کہ یہودیوں نے اور حکومت روم نے مل کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر ڈالا اور اپنی انجیلوں میں اس بات کا بھی اقرار کرتے ہیں کہ واقعہ صلیب کے بعد کچھ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ دیکھا ہے۔

اور ادھر اللہ تعالیٰ کا فرمان یہ ہے کہ:

وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَـٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ ۚ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا ﴿١٥٧﴾ بَل رَّفَعَهُ اللَّـهُ إِلَيْهِ ۚ وَكَانَ اللَّـهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿١٥٨﴾ (النساء)

''...حالانکہ فی الواقع انہوں نے نہ اس کو قتل کیا اور نہ صلیب پر چڑھایا بلکہ ان کےلیے مشتبہ کر دیا گیا اور جن لوگوں نے اس کے بارے میں اختلاف کیا وہ بھی دراصل شک میں بتلا ہیں، ان کے پاس اس معاملے میں کوئی علم نہیں ہے، محض گمان ہی کے پیرو ہیں، انہوں نے مسیح g کو یقیناً قتل نہیں کیا، بلکہ اللہ نے اس کو اپنی طرف اٹھالیا۔ اللہ زبردست طاقت رکھنے والا اور حکیم ہے۔''

عیسائی کہتے ہیں کہ چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باپ نہ تھا لہذا (ان کے زعم وخیال کے مطابق) یہ اس بات کی دلیل ہے کہ خود اللہ ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باپ ہے۔

قرآن کریم نے اس خیال کی تردید کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِندَ اللَّـهِ كَمَثَلِ آدَمَ ۖ خَلَقَهُ مِن تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿٥٩﴾ (آل عمران)

''اللہ کے نزدیک عیسیٰ کی مثال آدم کی سی ہے کہ اللہ نے اسے مٹی سے پیدا کیا اور حکم دیا کہ ہو جا اور وہ ہو گیا۔''

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے یہ حقیقت واضح کی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک انسان تھے، جو کھانا کھاتے تھے۔ اور جو کھانا کھاتا ہے اسے بہر حال پیشاب پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے۔ جس کو کھانے پینے اور قضائے حاجت کی ضرورتیں مجبور کر دیں وہ کس طرح خدا ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

مَّا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ ۖ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ ۗ انظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ﴿٧٥﴾ (المائدہ)

''مسیح ابن مریم اس کے سوا کچھ نہیں کہ بس ایک رسول تھا، اس سے پہلے اور بھی بہت رسول گزر چکے ہیں، اس کی ماں ایک راست باز عورت تھی، اور وہ دونوں کھانا کھاتے تھے، دیکھو ہم کس طرح ان کے سامنے حقیقت کی نشانیاں واضح کرتے ہیں، پھر دیکھو یہ کدھر الٹے پھر جاتے ہیں۔''

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 09 ص